سوال

(269) عشاء کے بعد وتر پڑھنا اور پھر قیام اللیل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص عشاء کی نماز کے وقت وتر پڑھ لیتا ہے اور قیام اللیل کے وقت جاگ اٹھتا ہے اور نماز تہجد گزارنا چاہتا ہے دلائل وبراہین کی روشنی میں جواب مقصود ہے آیا وہ نماز تہجد ادا کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو اس کی صورت کیا ہوگی یعنی وتر وہی آغاز رات والے کفایت کریں گے یا بعد میں پھر ادا کرنا پڑیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے رات کے تینوں حصوں میں تہجد ادا کرنا ثابت ہے اس لیے تہجد پہلی درمیانی اور آخری رات ادا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جس انسان کو پچھلی رات جاگنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے وہ بلاخوف وخطر عشاء کے فوراً بعد تہجد ادا کر لے وتر پڑھ لے پھر سو جائے بہر حال تہجد رات کے کسی حصہ میں بھی ادا کی جائے وتر آخر میں ہونے چاہئیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ وتروں کو نماز (تہجد، تراویح، قیام اللیل، قیام رمضان اور صلاۃ اللیل) کے آخر میں رکھو۔ (مسلم باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ من آخر اللیل) البتہ صحیح مسلم (بحوالہ مشکوۃ۔ کتاب الصلاۃ باب الوتر الفصل الاول) کی ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کے بعد بھی دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتے تھے جس سے پتہ چلتا ہے اگر کوئی صاحب وتر پڑھ کر سوگئے پھر جاگ پڑے تو وہ تہجد اور صلاۃ اللیل ادا کر سکتے ہیں آخر وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے سے بھی وتر تو آخر میں نہیں رہتے بہر کیف بہتر یہ ہے کہ وتر آخر میں پڑھے تہجد خواہ پہلی رات ہی کیوں نہ پڑھنی پڑے۔ بعض لوگ وتر پڑھ کر سو جاتے ہیں پھر اگر انہیں جاگ آ جائے تو وہ پہلی رات پڑھے ہوئے وتروں کو ایک اور رکعت پڑھ کر توڑتے ہیں پھر تہجد پڑھتے ہیں اور آخر میں پھر تیسری مرتبہ وتر پڑھتے ہیں یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص220

محدث فتویٰ